toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

کے

ایسے تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ
میں شامل نہیں اور اب تک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، فقیہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

کے ایسے تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ
میں شامل نہیں اور اب تک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر
حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی
کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے
تقریباً ایک ہزار ایسے فتاویٰ کا مجموعہ
جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور چند کے علاوہ تمام غیر مطبوعہ اور نہایت
نادر و کم یاب تھے

جمع و ترتیب حواشی اور مقدمہ

نورالحسن راشد کاندھلوی

مزید حواشی وافادات

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دام ظلہ

شیخ الحدیث و صدر المدرسین، دارالعلوم دیوبند

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ، ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی - انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

© Noorul Hasan Rashid Kandhlavi

BAQIYAT-E- FATAWA RASHIDIA

Compiled by,Footnotes & Preface :

Noorul Hasan Rashid Kandhlavi

جملہ حقوق نشر و طباعت برائے جامع و مرتب محفوظ ہیں!

پاکستان میں ہماری تمام مؤلفات و مطبوعات اور باقیات فتاوی رشیدیہ کے جملہ حقوق طباعت

جناب سجاد الٰہی صاحب

27/A لوہا بازار، مال گودام روڈ، لاہور: ۵۳۹۲۷

Ph: 3004682752

کے نام محفوظ ہیں۔

اشاعت کے خواہاں اصحاب اور ادارے سجاد الٰہی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

پاکستان میں ہماری کتابوں کی طباعت کے لئے جن اداروں یا شخصیات کے نام، ہماری گذشتہ کتابوں پر چھپے ہیں، وہ سب منسوخ اور کالعدم ہیں۔

کتاب : باقیات فتاوی رشیدیہ

فتاوی : حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

جمع و ترتیب اور حاشیہ مقدمہ وغیرہ : نور الحسن راشد کاندھلوی

کل صفحات :
الف : ابتدا اور فہرست مندرجات
ب : مقدمہ و متعلقات
ج : اصل کتاب مع ضمائم

طبع اول : ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ / مارچ ۲۰۱۲ء

قیمت : تین سو پچاس روپے 350/

کمپوزنگ : شہاب الدین قاسمی بستوی، مفتی الٰہی بخش اکیڈمی کاندھلہ مظفر نگر یوپی

مطبع : ایچ۔ایس آفسیٹ پرنٹرس، دریا گنج نئی دہلی فون: 23244240

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ، ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

Mufti Elahi Bakhsh Academy

MAULVIYAN- KANDHLAD Distt. Parbudh Nagar.247775

Mb.09358667219

toobaa-elibrary.blogspot.com

چاہئے۔ ایسی صورت میں جو دائما ایسا کام کرتا رہے گا، فاسق ہو جاوے گا۔ فقط، واللہ تعالی اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۱۲-۲۱۳)

(۸۴۶) انگریزوں کی، ہندو رئیسوں کی اور عدالتوں کی ملازمت کا حکم؟ **سوال:** عدالت کی ملازمت درست ہے، یا نہیں؟ انگریزی ورجواڑے(۱) کی ملازمت کون سی درست ہے اور کون سی نہیں، اگر ملازم سرکاری سودی کاغذات کا خلاصہ، یا صرف نقل یا دوسری قسم کی معاونت کریں، شرعا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: نوکری کفار کی وہ درست ہے کہ اس میں خلاف شرع کام نہ ہو، اور جو خلاف شرع کام کرنا ہوگا، خواہ کافر کی ملازمت میں، یا مسلمان کی، وہ سب ناجائز ہیں۔ آپ جس نوکری کا معقود علیہ لکھیں گے، اس کا جواب لکھوں گا، سب کا حاصل یہ تھا، لکھتا ہوں۔ فقط (مجموعہ رامپور ص ۸)

(۸۴۷) انگریزوں کی حکومت کی شرعی حیثیت اوران کے ماتحت مسلمانوں کی ذمہ داری: **سوال:** یہ ملک ہندوستان، جو سو برس سے زیادہ سے مملوکہ ومقبوضہ حکام مسیحی ہے اور ان کی رعایا میں ہنود وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ہم لوگ مسلمان بھی زیر حکومت آباد ہیں، تو مسلمانوں کو اس ملک میں رعایا حکام بن کر رہنا چاہئے یا نہیں، اور ہم مسلمانوں کو ان حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور نیز ہنود وغیرہ رعایا حکام کے ساتھ، کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

الجواب: چونکہ قدیم سے مذہب اور قانون جملہ مسیحی لوگوں کا یہ ہے کہ کسی کی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے، اور نہ کسی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں، اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن وحفاظت میں رکھتے ہیں، لہذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو کہ مملوکہ ومقبوضہ اہل مسیحی ہے رہنا، اور ان کا رعیت بننا درست ہے۔ چنانچہ جب مشرکین مکہ معظمہ نے، مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک حبشہ میں جو مقبوضہ نصاریٰ تھا، بھیج دیا، اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ وہ کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرتے تھے۔

۲:- اور جب مسلمان رعایا بن کر ہندوستان میں رہے اور اور حکام سے عہد وپیمان کر چکے، کہ کسی حاکم یا رعایا حکام کے جان اور مال میں دست اندازی نہ کریں گے، اور کوئی امر خلاف اطاعت نہ کریں گے، تو مسلمانوں کو خلاف عہد وپیمان کرنا، یا کسی قسم کی خیانت ومخالفت حکام کرنا ہرگز درست نہیں، اور نہ کسی قسم کی خیانت اور خلاف عہد کرنا، رعایا

---

(۱) ہندو راجاؤں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں۔ جو اس وقت نیم آزاد اور گویا مستقل حکومتیں تھیں۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکام، یعنی ہنود وغیرہ کے ساتھ کرنا درست ہے۔ عہد کے پورا کرنے کی مسلمانوں کے مذہب میں، اس قدر تاکید ہے کہ شاید کسی دوسرے مذہب میں نہ ہو۔

قال الله تعالى: وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً. (بنی اسرائیل۔۳۴)

ترجمہ: اللہ تعالی نے فرمایا کہ عہد کو پورا کرو، کیونکہ عہد کے بارے میں بروز قیامت باز پرس ہوگی۔

عہد شکنی کی سخت ممانعت ہے اور کسی سے عہد کر کے، اس کے خلاف کرنے پر بہت دھمکی دی گئی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئاً بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام امت کو فرماتے ہیں، جو کسی غیر مذہب سے عہد کر کے اس پر ظلم کرے یا ان کو کوئی عیب لگاوے اور اس کی بلاوجہ توہین کرے، یا اس پر مشقت زائد ڈالے، یا اس کے مال میں سے کوئی چیز بلا رضامندی لے لیوے، تو قیامت کے دن اللہ کے روبرو، میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے نائبوں کو عام تعلیم یہ ہوتی تھی: لَا تَغْدِرُوْا. یعنی خلاف عہد مت کرو! ایک حدیث میں ارشاد ہے:

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِماً فِي ذِمَّتِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَعَدْلاً (۲)

یعنی مسلمانوں کا ذمہ اور عہد ایک ہے، اگر ایک مسلمان کسی غیر مذہب والے سے معاہدہ کرے گا، تو سب مسلمانوں پر اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ اگر کسی مسلمان کے عہد کو، جو اس نے کسی کے ساتھ کیا تھا، کوئی دوسرا

---

(۱) سنن ابو داؤد کتاب الخراج والفیء والامارۃ باب فی تعشیر اہل الذمۃ اذا اختلفوا عن صفوان بن سلیم عن عدۃ من ابناء اصحاب رسول اللہ ... عن آبائہم ... ص ۳۳۳ ج ۲ ... باب مذکور ص ... جلد سوم، رقم الحدیث ... بتحقیق شیخ محمد عوامہ، موسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء (نور)

(۲) ... اس روایت کے ... الفاظ ... ہیں ... حدیث ... ان الفاظ میں ... اس کے قریب ترین الفاظ صحیح مسلم کے ہیں، جو یہ ہیں: فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین، لا یقبل منہ یوم القیامۃ صرف ولا عدل وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم۔ (مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ جلد اول صفحہ ۴۴۲، مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ، نیز باب مذکور ص ... جلد اول رقم الحدیث ... ۱۳۷۰، بتحقیق محمد فواد عبد الباقی، دار السلام ریاض ... ۲۰۰۶ء) نیز یہ روایت اختلاف الفاظ کے ساتھ صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد میں بھی آئی ہے (بخاری باب فضائل المدینۃ جلد اول صفحہ ۲۵۱، رقم الحدیث ۱۸۷۰، ۱۸۷۱ ... بخاری شریف ابواب العمرۃ والمحصر باب حرم المدینۃ ج ۱ ... ص ۱۹-۱۸، رقم الحدیث ۱۸۷۰، مکتبۃ الریاض الحدیثۃ ۱۹۸۲ء، نیز ... کتاب المناسک باب تحریم المدینۃ جلد اول ص ۲۷۹، دار الاشاعت السلامیہ کلکتہ ۱۴۰۰ھ، نیز باب العمرۃ فی تحریم المدینۃ ص ... ج ... رقم الحدیث ... بتحقیق شیخ محمد عوامہ، موسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلمان توڑنا چاہے، تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عہد شکن کی کوئی عبادت فرض یا نفل ہرگز قبول نہ کرے گا۔

۳:- اسی طرح کسی کو بے گناہ اور بلاوجہ قتل کر دینا، خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان، حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

لاتقتلوا النفس التی حرّم اللہ إلا بالحق (بنی اسرائیل۔۳۳)

یعنی جس جان کے قتل کو خدا تعالیٰ نے حرام کر دیا، اس کو ناحق نہ مار ڈالو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من قتل معاھداً بغیر کنہ لم یرح رائحۃ الجنۃ۔ (۱)

یعنی جس نے کسی کے ساتھ عہد کر کے اس کو قتل کیا وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔

علیٰ ہذا فقہ کی تمام کتابیں ان مسئلوں اور روایات سے بھری ہوئی ہیں، پس مسلمانوں کو اپنے عہد کے موافق حکام کی تابعداری کرنا، جس میں کچھ معصیت نہ ہو ضروری ہے، اور کسی قسم کی بغاوت اور مخالفت اور مقابلہ اور خیانت جائز نہیں۔

۴:- اگر کوئی قوم مسلمان یا غیر مسلمان، جو ممالک مقبوضہ ہمارے حکام سے خارج ہیں، ان ہمارے حکام کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی کرنے اور ان پر حملہ کر کے آ دیں، تو ہم کو اس قوم کے ساتھ ہونا اور ان کو مدد دینا بھی ہرگز درست نہیں، کیونکہ یہ بھی خلاف عہد ہے:

قال اللہ تعالیٰ: وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق۔ (سورۃ الانفال۔۷۲)

یعنی اگر اہل اسلام مدد چاہیں تم سے دین کے معاملے میں، پس تمہارے اوپر مدد کرنا ضروری ہے، مگر اس قوم کے معاملے میں، کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا ان لوگوں سے مقابلہ ہو، جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو، تو مسلمانوں کا ساتھ

---

(۱) پیش نظر نسخہ میں یہی الفاظ ہیں، لیکن بعینہ ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نہیں ملی، بیہقی کے الفاظ قریب تر یہ ہیں: ”من قتل معاھداً بغیر حق لم یرح رائحۃ الجنۃ، وانه لیوجد ریحھا من مسیرۃ اربعین عاما“ البیہقی، کتاب القسامۃ جلد ۸ ص ۱۳۳ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ حیدر آباد ۱۳۵۳ھ، النسائی کتاب القسامۃ والعقود والدیات باب تعظیم قتل المعاھد ص ۲۰۱م دار الفکر بیروت ۱۴۲۵ھ، مسند احمد ص ۳۲ جلد ششم دار الفکر، ابن حبان ص ۱۹۷ ج ۱۵ رقم الحدیث ۷۳۸۲ حدیث ابی بکرۃ نفیع بن الحارث، ت حمزہ احمد الزین دار الحدیث القاہرۃ ۱۹۹۵ء، کنز العمال الباب الثالث فی احکام الجہاد الفصل الاول فی الامان والمعاھدۃ والصلح والوفاء بالعہد ص ۳۶۲ جلد چہارم رقم الحدیث ۱۰۹۳۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء وغیرہ میں یہ حدیث اس طرح آئی ہے ”من قتل معاھدا فی غیر کنھہ حرم اللہ علیه الجنة“۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مت دو۔ پس مسلمانوں کو ہر حال اپنے عہد کی رعایت کرنی چاہئے، نہ خود مخالفت کریں، نہ کسی مخالف کی اعانت کریں۔ اگر اس کے خلاف کریں گے، تو سخت گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے (۱) واللہ اعلم

[الف: روداد مؤتمر الانصار۔ اجلاس مرادآباد: ۱۳۲۹ھ ص: ۵۰ تا ص: ۵۲ (مطبع قاسمی، دیوبند)
ب: (نیز الطرائف و الظرائف ص ۳۵، ۳۹، ۳۷۔ اشرف المطابع تھانہ بھون: ۱۹۲۹ء)]

(۸۴۸) عیسائیوں اور دوسری قوموں کے لباس کا حکم؟

سوال: ایک کپڑا جو نیم آستین یا بے آستین ہوتا ہے اور اس کو کمری یا صدری یا جاکٹ کہتے ہیں، اور دوسرا کپڑا جو آستین دار ہوتا ہے اور رانوں تک آتا ہے، اس کو کوٹ کہتے ہیں، اور گول ٹوپی اور انگریزی جوتا، ان کا پہننا تنہا، یا ایک ساتھ جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: دور سے اگر کرستان (عیسائی) معلوم ہوتا ہو تو ناجائز ہے، ورنہ درست۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (بدست خاص ص ۳۶)

(۸۴۹) یہود و نصاریٰ کو سلام میں بندگی وغیرہ کہنا؟

سوال: مسلمانوں کو اہل ہنود و نصاریٰ (سے) سلام یا بندگی یا تسلیمات ابتداء کہنا، یا ان کے جواب میں جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ کلمات بدعت وغیر مشروع ہیں کہ خلاف سنت ہیں، نہ ابتداءً نہ جواب میں، کہے جائیں۔ فقط

(مجموعہ رامپور ص ۸)

(۸۵۰) کانگریس میں شرکت اور سرسید احمد خاں کے ساتھ تعاون کا حکم؟

سوال: سرسید احمد خاں نیچری نے جو ایک جماعت ایسوسی ایشن قائم کی ہے اور لوگوں کو بذریعہ اعلان مطبوعہ ۸/اگست ۱۸۸۸ء یوں ترغیب دے رہا ہے، کہ میری جماعت میں بڑے بڑے ہنود ذی وجاہت مثل راجہ بنارس وغیرہ، جو کانگریس کے برخلاف ہیں، شامل ہیں، ہر وہ شخص جو داخل ہو پانچ پانچ روپیہ چندہ ماہواری میرے نام، علی گڈھ یا بنارس میں، راجہ صاحب کے نام روانہ کیا کرے، وغیرہ وغیرہ اور اس کی مدد کے واسطے جا بجا ایسوسی ایشن انجمن اسلامیہ کے نام سے، لوگوں نے شہروں میں قائم کی ہے۔ (۲) جو شخص ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے برخلاف معلوم ہوتا ہے، اس کے ساتھ طرح طرح کا فساد

---

(۱) یہ فتویٰ حضرت مولانا تھانوی نے اپنی بیاض میں بھی نقل کیا ہے، اس سے پہلے لکھا ہے کہ:
"یہ فتویٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ میں مولانا عنایت اللہ صاحب (مہتمم مدرسہ) نے پڑھ کر سنایا تھا۔"
"الطرائف والظرائف۔ ص: ۳۵ تا ۳۸ (طبع اول، تھانہ بھون: ۱۹۲۹ء) [انوار]

(۲) اس جملہ اور فتوے میں سرسید احمد کی جس تحریک کا تذکرہ آیا ہے، وہ دی پیٹریاٹک ایسوسی ایشن تھی (The Paster Mice Association) جو سرسید احمد نے ۱۸۸۸ء میں قائم کی تھی، اس کا مقصد انگریزی میں رسالے شائع کرنا اور برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں کو ان ہندوؤں اور مسلمانوں کے نظریات سے واقف کرانا تھا، جو کانگریس کی پالیسیوں سے متفق نہیں تھے۔ حیات جاوید الطاف حسین حالی ص ۲۳۳، حصہ اول ص ۲۵۰، حصہ دوم (انجمن ترقی اردو، دہلی: ۱۹۳۹ء) نیز سرسید احمد خاں، خلیق احمد نظامی ص ۱۵۳ (دہلی: ۱۹۶۱ء) نیز مسلمانوں کا روشن مستقبل، مولوی طفیل احمد منگلوری ص ۲۹۳-۳۰۳ (دہلی: ۱۹۴۵ء) [انوار]

toobaa-elibrary.blogspot.com